نواقض الاسلام

(اسلام سے خارج کردینے والے امور)

تالیف: سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ　　ترجمہ: احمد مختار مدنی

نظر ثانی: شیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ　　کمپوزنگ: شاہد ستار　　ناشر: توحید پبلیکیشنز، بنگلور

الحمد اللّٰه، والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده، وعلی آله وأصحابه ومن اهتدی بهداه، أما بعد:

اللہ رب العالمین نے ہر انسان پر اسلام کی تعلیمات پر مکمل طور سے عمل پیرا ہونے کو لازم قرار دیا ہے اور اسلام سے دور کرنے والی ہر چیز سے بچنے کی تاکید کی ہے، اس نے اپنے نبی ﷺ کو اسلام کا داعی بنا کر بھیجا ساتھ ہی اس بات کی خبر دی کہ جس نے آپ ﷺ کی اتباع کی وہ ہدایت یاب ہوگیا اور جس نے انکار و روگردانی کی وہ گمراہ ہوگیا۔

اللہ رب العامین نے مختلف آیتوں میں ارتداد (مرتد ہوجانے) نیز کفر وشرک کی تمام قسموں سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے، اور علماء نے بھی مرتد کے حکم میں یہ بات ذکر کی ہے کہ ارتداد کی بہت ساری قسمیں ہیں جس سے مسلمان دینِ اسلام سے مرتد ہوسکتا ہے جس کی وجہ سے اس کا خون اور اس کا مال حلال ہوجاتا ہے اور وہ اسلام کے دائرہ سے نکل جاتا ہے۔

یوں تو اسلام سے خارج کرنے والی بہت ساری چیزیں ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ سنگین وخطرناک اور سب سے زیادہ پیش آنے والی دس چیزیں ہیں جنھیں امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ اور دیگر علماء نے ذکر کیا ہے، ہم انھیں اختصار کے ساتھ ذکر کررہے ہیں تاکہ آپ خود اس سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچنے کی دعوت دیں، اللہ رب العالمین سے عافیت اور سلامتی کی امید ہے۔

① **<u>اللہ کی عبادت میں شرک کرنا۔</u>**

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾ (سورۃ النساء: ۴۸)

ترجمہ: ”یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیئے جانے کو نہیں بخشتا، اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دے، اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے، اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا“

مُردوں سے فریاد و مدد طلب کرنا، انہیں پکارنا، ان کے لئے نذر ونیاز وذبیحہ پیش کرنا، اور کسی جنّ کے لیئے یا کسی قبر پر جانور ذبح کرنا بھی شرک ہے۔

② **<u>اپنے اور اللہ کے درمیان غیر اللہ کو واسطہ و وسیلہ بنا کر پکارنا:</u> اور ان سے شفاعت طلب کرنا اور ان پر توکل کرنا جس نے ایسا کیا وہ متفقہ طور پر کافر ہوگیا۔**

کفار اپنے معبودوں کے بارے میں کہا کرتے تھے:

﴿هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَاللّٰهِ﴾ (یونس:۱۸)

''یعنی ان بتوں کی عبادت ہم صرف اس لئے کرتے ہیں کیونکہ ''یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔''

③ **<u>مشرکین کو کافر نہ قرار دینا:</u> یا ان کے کفر میں شک کرنا' یا ان کے مذاہب کو صحیح کہنا، یہ سب اجماعاً کفر ہے۔**

④ **اس بات کا عقیدہ رکھنا کہ نبی اکرم ﷺ سے دوسرے کا طور طریقہ زیادہ بہتر ہے یا یہ کہ آپ ﷺ کے فیصلوں اور احکام سے غیر کے فیصلے اور احکام افضل ہیں۔**

مثال کے طور پر طواغیت (طاغوت ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ کے سوا پوجا کی جا رہی ہو) کے فیصلوں کو آپ ﷺ کے فیصلوں پر ترجیح دینا، جس نے یہ عقیدہ رکھا وہ کافر ہو گیا۔

⑤ **نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے کسی بھی حکم سے بُغض وعداوت رکھنے والا کافر ہے، اگر چہ وہ ظاہری طور پر دین پر عمل کرنے والا ہی کیوں نہ ہو۔**

چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ کَرِهُوۡا مَآاَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَهُمۡ﴾ (سورۂ محمد:۹)

ترجمہ: ''یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے، پس اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔''

⑥ **<u>آپ ﷺ کی شریعت کے کسی حکم یا کسی ثواب وعقاب کا مذاق اڑانا کفر ہے۔</u>**

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ o لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ﴾ (سورۂ التوبہ:۶۵-۶۶)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ، یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو۔''

⑦ **<u>جادو:</u>** اس کی ایک قسم دلوں کو پھیرنا بھی ہے (یہ ایک جادوئی عمل ہے جس سے انسانی خواہش تبدیل کر دی جاتی ہے، شوہر (یا بیوی) کے دل کو ایک دوسرے سے محبت کی بجائے بُغض وعداوت میں تبدیل کر دیا جاتا ہے)، جادو کی ایک قسم دل میں جھکاؤ اور میلان پیدا کرنا بھی ہے۔ (جس سے شیطانی طریقوں کو اپنا کر انسان کے دل میں نفرت کی جگہ محبت پیدا کی جاتی ہے)، جادوگر اور جادو قبول کرنے والا دونوں کافر ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوۡلَآ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَكۡفُرۡ﴾ (سورۂ البقرہ:۱۰۲)

ترجمہ: وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک (جادو) نہیں سکھاتے تھے، جب تک یہ نہ کہہ دیں ہم تو ایک آزمائش ہیں، تو کفر نہ کر۔''

⑧ **<u>مسلمانوں کے برخلاف مشرکین کی مدد اور ان سے دوستی کرنا۔</u>**

ارشادِ ربّانی ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْ لَا تَتَّخِذُوْاالْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّه، مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (سورۃ المائدہ:۵۱)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بیشک انہیں میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہِ راست نہیں دکھاتا۔''

⑨ **جس کا عقیدہ ہو کہ بعض انسانوں کے لئے شریعت محمدیہ کی پابندی ضروری نہیں ہے وہ کافر ہے۔**

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِيْ الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰاسِرِيْنَ﴾ (آل عمران:۸۵)

ترجمہ: ''جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔''

⑩ **دین اسلام سے مکمل انحراف، نہ اس کا علم حاصل کرے اور نہ ہی اس پر عمل کرے۔**

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيَاتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ﴾ (سورۃ السجدہ:۲۲)

ترجمہ: ''اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا، یقین مانو کہ ہم بھی گنہگاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔''

مذکورہ'' **نواقص اسلام** '' کا مرتکب مرتد کہلائیگا چاہے اس کا ارتکاب مذاق واستہزاء میں ہوا ہو یا سنجیدگی میں، البتہ وہ شخص مرتد نہ ہوگا جسے کافروں نے اس قدر مجبور کر دیا ہو کہ اسے اپنی جان کا خطرہ ہو گیا ہو۔

ان نواقض کو ان کی سنگینی اور انکے عام ہونے کی وجہ سے ذکر کیا گیا ہے، اس لیئے ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ ان سے بچے اور خوف کھائے، ہم غضب الٰہی نیز اس کے اسباب اور عذاب کی سختی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ چوتھی قسم میں وہ بھی داخل ہے جس کا یہ عقیدہ ہو کہ وضعی نظام وقوانین، اسلامی نظام وشریعت سے بہتر ہیں، یا دونوں برابر ہیں، یا یہ کہ وضعی قوانین سے فیصلہ جائز ہے، اگر چہ اس کا یہ عقیدہ ہو کہ اسلامی شریعت دیگر نظاموں سے افضل وبہتر ہے، یا یہ کہ اسلامی نظام میں اکیسویں صدی کے شانہ بشانہ چلنے کی صلاحیت نہیں، یا یہ کہ اسلامی نظام ہی مسلمانوں کے تخلّف وپسماندگی کا سبب ہے۔ یا یہ کہ اسلام صرف مسجدوں تک محدود ہے، زندگی کے دوسرے شعبوں میں اس کا کوئی عمل داخل نہیں، یا جس کا یہ خیال ہو کہ چور کے ہاتھ کاٹنا یا شادی شدہ زنا کار کو سنگسار کرنا موجودہ زمانہ کے مناسب نہیں ہے، اسی طرح جس کا یہ خیال ہو کہ معاملات اور حدود وغیرہ میں وضعی قوانین کا نفاذ درست ہے، اگر چہ اس کا یہ عقیدہ نہ ہو کہ یہ شریعت سے افضل ہیں، کیونکہ اس نے اس چیز کو جائز سمجھا جسے اللہ رب العالمین نے حرام قرار دیا ہے، اور جس نے بھی اللہ کی حرام کردہ چیزوں جیسے زنا، شراب، سود اور اللہ کی شریعت کو چھوڑ کر بشری قوانین کے نفاذ کو جائز سمجھا وہ اجماعاً کافر ہو گیا۔

اللہ رب العالمین سے دعاء ہے کہ ہم سب کو اچھے کاموں کی توفیق دے اور ہمیں اور تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم کی ہدایت فرمائے، وہ بہت ہی قریب اور سننے والا ہے اور درود وسلام (اس کی رحمت وسلامتی) ہو اس کے نبی ﷺ اور آپ کے آل واصحاب پر۔)